© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

فسادات تو ہوتے ہی رہتے ہیں اور جب تک اس ملک کا مقدر بدلتا نہیں یہ ہوتے ہی رہیں گے لیکن اس مرتبہ جبل پور اور ساگر کے واقعات کا جو عالمگیر چرچا ہوا۔ اور حکومت سے لیکر مختلف سیاسی پارٹیوں نے اس کا غیر معمولی اثر لیا اُس کی بڑی وجہ مسلمانوں کی عام بیداری اور شدید احتجاج اور مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کی پارلیمنٹ میں تقریر کے علاوہ، یہ ہے کہ ان واقعات سے انگریزی اخبارات نے بھی کافی دلچسپی لی۔ عام خبروں کے علاوہ ان اخبارات کے نامہ نگاروں کی رپورٹیں اور اُن کے بیانات شائع ہوئے اور پھر اسٹیٹسمین، ہندوستان ٹائمز اور ٹائمز آف انڈیا کے علاوہ انڈین ایکسپریس دلّی اور ہندوستان اسٹینڈرڈ نے نہایت پُر زور ادارتی مقالات اور نوٹ لکھے اور ان واقعات کی سنگینی اور ملک کے مستقبل پر اُن کے اثرات کو مکمل طور پر واضح کیا۔ انہیں کا اثر تھا کہ حکومت کے کان کھڑے ہوئے، مختلف سیاسی پارٹیوں نے اپنے وفود بھیجے اور اُن کی رپورٹیں شائع کیں، لیڈروں نے بیانات دیئے، پارلیمنٹ میں چرچا ہوا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ غیر ملکوں نے ان سے دلچسپی لی۔ چنانچہ امریکہ اور ملایا وغیرہ کی طرف سے مالی امداد بھی ہوئی۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اگر مسلمانوں کے خود اپنے دو چار انگریزی اخبار انڈین ایکسپریس اور ٹائمز آف انڈیا جیسے اسٹینڈرڈ اور معیار کے ہوں تو اُن سے ملک کی فضا کے بدلنے اور حالات کو سُدھارنے میں کس قدر مدد مل سکتی ہے۔ برہان میں بار بار اس امر کی طرف توجہ دلائی جا چکی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اب تک کوئی عملی اقدام نہیں کیا جا سکا۔ جبل پور و ساگر کے واقعات کے سلسلہ میں مسلمانوں نے جس ہمت و جرأت، بیدار مغزی اور اخوتِ اسلامی و فراخ حوصلگی کا مظاہرہ کیا ہے وہ انشاء اللہ اُن کے مستقبل کے لئے فال نیک ہے اور اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ اُن میں زندگی اور توانائی کے پورے عناصر موجود ہیں۔ اب ضرورت ہے کہ اس سے مستقل اور پائدار فائدہ اُٹھایا جائے اور مثبت طریقہ پر اُن کے لئے ہمہ جہتی تعمیری پروگرام مرتب کر کے اُس پر عمل شروع کر دیا جائے۔ آج کل اخبارات میں آل انڈیا مسلم کنونشن کا چرچا ہو رہا ہے۔ اگر یہ کنونشن ہو تو یہ

© rasailojaraid.com